

ضميمہ 8b: قربانيان – کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں۔

یہ صفحہ ایک سلسلے کا حصہ ہے جو خدا کی اُن شریعتوں کا جائزہ لیتا ہے جن پر صرف اُس وقت عمل ممکن تھا جب یروشلم میں بیکل موجود تھی۔

- ضميمہ 8a: خدا کی وہ شریعتیں حن کے لیے بیکل ضروری ہیں
- ضميمہ 8b: قربانيان – کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں (یہ صفحہ)
- ضميمہ 8c: بائبلی تھوار – کیوں آج ان میں سے کسی پریہی عمل ممکن نہیں
- ضميمہ 8d: طیارت کے قوانین – کیوں بیکل کے بغیر ان پر عمل ممکن نہیں
- ضميمہ 8e: عشر اور بہلوٹھی بیداوار – کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں
- ضميمہ 8f: عشاءٰ ربانی – یسوع کی آخری شام دراصل فسح تھی
- ضميمہ 8g: نذیری اور منتوف کے قوانین – کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں
- ضميمہ 8h: بیکل سے متعلق جزوی اور عالمقی فرمانبرداری
- ضميمہ 8i: صلیب اور بیکل

شريعت نے حقیقت میں کیا تقاضا کیا

اسرائیل کو دیے گئے تمام احکام میں سے کوئی بھی قربانيوں سے زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کیا گیا۔ خدا نے ہر چیز واضح طور پر مقرر کی: جانور کی قسم، عمر، حالت، خون کو سنبھالنے کا طریقہ، قربان گاہ کی جگہ، کاپنوں کا کردار، حق کہ وہ لباس بھی جو وہ خدمت کے دوران پہنتے تھے۔ ہر قربانی – سوختنی قربانی، گناہ کی قربانی، خطا کی قربانی، سلامقی کی قربانی، اور روزانہ کی قربانیان – ایک الہی نمونے کے مطابق تھیں جس میں ذاتی تخلیق یا متبادل

تشریفات کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ ”کاپن یہ کرے گا... قربان گاہ یہاں ہوگی... خون وہاں لگایا جائے گا...“ خدا کی شریعت عین اطاعت کا نظام ہے، نہ کہ حالات کے مطابق بدلتی جانے والی تجویز۔

قربانی کبھی محض ”خدا کے لیے جانور کو ذبح کرنا“ نہیں تھی۔ یہ ایک مقدس عمل تھا جو صرف ہیکل کے صحن میں انجام دیا جا سکتا تھا (احباد ۱۷:۳؛ ۵-۶؛ استثناء ۱۲:۵؛ ۶-۱۴)، صرف ہارون کی نسل سے مقدس کیے گئے کاپنوں کے ذریعے (خروج ۱:۲۸؛ ۹:۲۹؛ ۷:۱۸)، اور صرف طہارت کی مقررہ حالت میں (احباد ۱۹:۷؛ ۲۱-۲۲:۲)، عبادت کرنے والا نہ جگہ کا انتخاب کرتا تھا، نہ یہ طے کرتا تھا کہ کون خدمت انجام دے، اور نہ یہ کہ خون کو کیسے یا کہاں لگایا جائے۔ پورا نظام خدا کا مقرر کردہ تھا، اور اطاعت کا تقاضا تھا کہ اُس نمونے کی بہ تفصیل کا احترام کیا جائے (خروج ۴:۲۵؛ ۳:۲۶؛ احبا ۱:۳-۴؛ استثناء ۱۲:۳۲)۔

ماضی میں اسرائیل نے ان احکام پر کیسے عمل کیا

جب ہیکل قائم تھی، اسرائیل نے ان احکام پر بالکل ویسے بھی عمل کیا جیسا حکم دیا گیا تھا۔ موسیٰ، یشوع، سموئیل، سلیمان، حزقياہ، یوشیاہ، عزرا اور نحمیاہ کی نسلوں نے خدا کے حضور اُسی قربانی کے نظام کے ذریعے تقرب حاصل کیا جو خدا نے خود مقرر کیا تھا۔ کسی نے قربان گاہ کو نہیں بدلا۔ کسی نے نئے رسومات ایجاد نہیں کیں۔ کسی نے اپنے گھروں یا مقامی اجتماعات میں قربانیاں پیش نہیں کیں۔ حقیقت کہ بادشاہوں کو بھی — تمام اختیار کے باوجود — اُن فرائض کو انجام دینے سے منع کیا گیا جو صرف کاپنوں کے لیے مخصوص تھے۔

کلام مقدس بار بار دکھاتا ہے کہ جب بھی اسرائیل نے اس نظام میں تبدیلی کی کوشش کی — غیر مجاز مقامات پر قربانیاں پیش کیں یا غیر کاپنوں کو مقدس خدمت سونپی — تو خدا نے اُن کی عبادت کو رد کیا اور اکثر سزا بھی دی (۸:۱۳-۱۴؛ ۱۶:۲۶-۲۱)۔ تو اسی تواریخ (۱۶:۲۶-۲۱) کا مطلب یہی تھا کہ خدا کے کہنے کے مطابق، اُس جگہ پر، اُن خادموں کے ذریعے عمل کیا جائے جنہیں اُس نے مقرر کیا۔

آج ان احکام پر عمل کیوں ممکن نہیں

۷۔ میں رومیوں کے ہاتھوں ہیکل کی تباہی کے بعد، قربانیوں کا پورا نظام عملًا ناممکن ہو گیا۔ اس لیے نہیں کہ خدا نے اسے منسوخ کر دیا، بلکہ اس لیے کہ وہ ڈھانچہ جو خدا نے ان احکام کی اطاعت کے لیے مقرر کیا تھا، اب موجود نہیں رہا۔ نہ ہیکل رہی، نہ قربان گاہ، نہ قدس الاقداد، نہ مقدس کاپنیت، نہ طہارت کا قائم شدہ نظام، اور نہ زمین پر کوئی ایسی مجاز جگہ جہاں قربانی کا خون خدا کے حضور پیش کیا جا سکے۔

ان عناصر کے بغیر ”اپنی پوری کوشش کرنا“ یا ”شریعت کی روح کو قائم رکھنا“ جیسی کوئی بات باقی نہیں رہتی۔ اطاعت اُن ہی حالات کا تقاضا کرتی ہے جو خدا نے مقرر کیے۔ جب وہ حالات ختم ہو جائیں، تو اطاعت ناممکن ہو جاتی ہے — نافرمانی کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس لیے کہ خود خدا نے اُن مخصوص احکام کو پورا کرنے کے وسائل بٹا دیے ہیں۔

قربانیوں کے ختم ہونے کے بارے میں دانی ایل کی نبوت

کلام مقدس نے خود پیش گوئی کی تھی کہ قربانیاں ختم ہو جائیں گی — اس لیے نہیں کہ خدا نے انہیں منسوخ کیا، بلکہ اس لیے کہ ہیکل تباہ کر دی جائے گی۔ دانی ایل نے لکھا کہ ”قربانی اور نذرانہ موقوف ہو جائے گا“ (دانی ایل ۹:۲۷)، لیکن اُس نے وجہ بھی بیان کی: شیر اور مقدس مقام دشمن قوتوں کے ہاتھوں تباہ ہو جائیں گے (دانی ایل ۹:۲۶)۔ دانی ایل ۱۲:۱۱ میں نبی دوبارہ کہتا ہے کہ روزانہ کی قربانی ”ہٹا دی جائے گی“ — یہ الفاظ منسوخی نہیں بلکہ ویرانی اور جبر کے ذریعے بٹائے جانے کیوضاحت کرتے ہیں۔ دانی ایل میں کہیں بھی یہ اشارہ نہیں ملتا کہ خدا نے اپنے احکام بدل دیے ہوں۔ قربانیاں اس لیے رکیں کہ ہیکل ویران کر دی گئی، بالکل ویسے ہی جیسی نبی نے کہا تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شریعت اپنی جگہ قائم ہے؛ صرف وہ جگہ ہٹا دی گئی جسے خدا نے اطاعت کے لیے منتخب کیا تھا۔

علامتی یا ایجاد کردہ قربانیوں کی غلطی

بہت سے مسیحائی گروہ قربانیوں کے نظام کے کچھ حصوں کو علامتی طور پر دیکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ فسح کے کھانے منعقد کرتے ہیں اور اُسے ”قربانی“ کہتے ہیں۔ وہ اجتماعات میں بخور جلاتے ہیں۔ وہ رسومات کی نقل کرتے ہیں، نذرانے لہراتے ہیں، اور ڈرامائی انداز میں ”تورات کی تعظیم“ کا دعویٰ کرتے ہیں۔ بعض ”نبوی قربانیوں“، ”روحانی قربانیوں“ یا ”مستقبل کی مشقوں“ جیسے نظریات گھڑ لیتے ہیں۔ یہ سب کچھ مذہبی محسوس ہو سکتا ہے، لیکن یہ اطاعت نہیں — یہ ایجاد ہے۔

خدا نے کبھی علامتی قربانیوں کا مطالبہ نہیں کیا۔ خدا نے کبھی انسانی تخیل سے بنائے گئے متبادل قبول نہیں کیے۔ اور خدا اُس وقت عزت نہیں پاتا جب لوگ ہیکل کے باہر وہ کچھ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جسے اُس نے صرف ہیکل کے اندر کرنے کا حکم دیا تھا۔ ہیکل کے بغیر ان احکام کی نقل کرنا وفاداری نہیں بلکہ اُس دقت نظر کو نظرانداز کرنا ہے جس کے ساتھ خدا نے انہیں قائم کیا تھا۔

قربانیاں اُس ہیکل کی منتظر ہیں جسے صرف خدا بحال کرے گا

قربانیوں کا نظام نہ ختم ہوا ہے، نہ منسوخ کیا گیا ہے، اور نہ ہی انسانی ایجاد کردہ علامتی اعمال یا روحانی استعاروں سے بدل دیا گیا ہے۔ شریعت، انبیاء، یا یسوع کے کلام میں کہیں بھی یہ اعلان نہیں کیا گیا کہ قربانیوں کے احکام ختم ہو گئے ہیں۔ یسوع نے شریعت کے ہر حصے کی ابدی حیثیت کی تصدیق کی اور فرمایا کہ آسمان و زمین کے ٹل جانے تک شریعت کا ایک نقطہ یا ایک شوشہ بھی زائل نہ ہوگا (مق ۱۷:۵-۱۸)۔ آسمان اور زمین اب بھی قائم ہیں، لہذا احکام بھی قائم ہیں۔

پرانے عہدnamہ میں خدا نے بار بار وعدہ کیا کہ ہارون کی کابینیت کے ساتھ اُس کا عہد ”ہمیشہ کے لیے“ ہے (خروج ۹:۲۹؛ ۱۳:۲۵)۔ شریعت قربانیوں کے احکام کو ”نسل در نسل قائم رہنے والا قانون“ کہیقی ہے (مثلاً اخبار ۱۴:۲۳؛ ۲۱:۲۳؛ ۴۱:۲۳؛ ۳۱:۲۳؛ ۳۴:۱۶)۔ کسی نبی نے کبھی ان احکام کے خاتمے کا اعلان نہیں کیا۔ اس کے برعکس،

انبیا ایک ایسے مستقبل کی بات کرتے ہیں جہاں قومیں اسرائیل کے خدا کی تعظیم کریں گی اور اُس کا گھر ”سب قوموں کے لیے دعا کا گھر“ کہلاتے گا (اشعیا ۷:۵۶)۔ یہی آیت یسوع نے ہیکل کی حرمت کے دفاع میں نقل کی (مرقس ۱۷:۱۱)۔ یسوع نے یہ آیت ہیکل کے خاتمے کا اشارہ دینے کے لیے نہیں بلکہ اُس کی یہ حرمتی کرنے والوں کی مذمت کے لیے کہی۔

چونکہ شریعت نے ان قربانیوں کو منسوخ نہیں کیا، یسوع نے انہیں منسوخ نہیں کیا، اور انبیا نے اُن کے خاتمے کی تعلیم نہیں دی، اس لیے ہم وہی نتیجہ اخذ کرتے ہیں جس کی اجازت کلام مقدس دیتا ہے: یہ احکام خدا کی ابدی شریعت کا حصہ ہیں، اور آج صرف اس لیے ان پر عمل ممکن نہیں کہ وہ عناصر جنہیں خدا نے خود مقرر کیا تھا — ہیکل، کابینیت، قربان گاہ، اور طہارت کا نظام — موجود نہیں ہیں۔

جب تک خدا وہ چیز بحال نہ کرے جسیے اُس نے خود بٹایا، درست رویہ عاجزی ہے — نقل نہیں۔ ہم اُس چیز کو دوبارہ بنانے کی کوشش نہیں کرتے جسیے خدا نے معطل کیا۔ ہم قربان گاہ کو نہیں بھلاتے، جگہ کو نہیں بدلتے، رسم کو نہیں بدلتے، اور علامتی نسخے ایجاد نہیں کرتے۔ ہم شریعت کو مانتے ہیں، اُس کی کامل حیثیت کا احترام کرتے ہیں، اور خدا کے حکم میں نہ اضافہ کرتے ہیں نہ کمی (استثناء ۲:۴)۔ اس سے کم ہر چیز جزوی اطاعت ہے، اور جزوی اطاعت نافرمانی ہے۔